پولس پر نیا ظاہری تناسب

لوئیس ڈیپویٔر

پولس پر پُرانا ظاہری تناسب

آئیں پہلے اُسے ذہن میں لاتے ہیں، جو ہمیں برطرف کرنے کے لیے کہا گیا ہے،"پولس پر پُرانا ظاہری تناسب"۔پُرانا منظر اعلان کرتا ہے کہ پولس خدا کی شریعت(قانون)، گناہ، اور شخصی نجات کے بارے فکرمند تھا، اور اکیلے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کے لیے اصلاحی تعلیم کو سکھایا۔جب ہم اکیلے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کی بات کرتے ہیں، تو یہاں کم از کم دو اصطلاحات ہیں جنہیں بیان کیا جانا ہے۔واجبیت اور ایمان۔پہلے، واجبیت کیا ہے؟ واجبیت خدا کا مفت جلالی عمل ہے جس میں وہ ہمارے سب گناہوں کو معاف کرتا ہے اور اپنی نظر میں ہمیں راست باز کے طور پر قبول کرتا ہے۔صرف مسیح کی راستبازی ہمارے ساتھ منسوب ہوتی ہے اور اکیلے ایمان سے حاصل ہوتی ہے(ویسٹ منسٹر شارٹر کیٹشازم،سوال 33)۔اِس کی مکمل وضاحت ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ میں دی گئی ہے:

وہ جنہیں خداوند موثر طور پر بُلاتا ہے وہ اُنہیں بھی مُفت راستباز ٹھہراتا ہے، راستبازی کو اُن میں انڈیلتے ہوئے نہیں بلکہ اُن کے گناہوں کو معاف کرتے ہوئے اور اُن اشخاص کو راستباز کے طور پر قبول کرتے ہوئے، کسی چیز کو اُن کے لیے کرنے سے نہیں، بلکہ اکیلے مسیح کی خاطر، اُن میں خود ایمان کو داخل کرنے ،یقین کے عمل، یا اُن کے لیے اُن کی راستبازی کے طور پر کسی اور انجیلی فرمانبرداری کو داخل کرنے سے نہیں، بلکہ اُن میں مسیح کی فرمانبرداری اور اطمینان کو داخل کرنے سے، جسے وہ حاصل کرتے اور اُس میں آرام پاتے ہیں اور ایمان کے وسیلہ اُس کی راستبازی کو حاصل کرتے ہیں، وہ ایمان جو اُن میں اپنے طور سے نہیں ہے: یہ خدا کی بخشش ہے(11۔1)۔

واجبیت خدا کا بیان کردہ گناہگاروں کا یقین ہے جو اُن میں مسیح کی راستبازی کو داخل کرنے کی بنیاد پر اُنہیں قصوروار نہیں ٹھہراتا، اور ایمان سادہ طرح "یقین کرنے کا عمل" ہے۔

انجیل، خوشخبری، بُری خبر کی پہلے سے قیاس آرائی، گناہ میں گرنا اور انسان کی راست اور پاک خدا کے سامنے نا اُمیدی کی حالت، اِسے پیدائش میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔انسان نے کاموں کے عہد کو بے حُرمت کیا، وہی عہد جسے خدا نے باغ میں زوال سے پہلے آدم کے ساتھ باندھا تھا۔جیسے کہ ویسٹ منسٹر کنفیشن اِسے بیان کرتا ہے:"پہلا عہد جو انسان کے ساتھ باندھا گیا وہ کاموں کا عہد تھا، جس میں آدم کے ساتھ زندگی کا وعدہ کیا گیا اور اُس کی آئندہ نسل کے ساتھ، جس کی شرط مکمل اور شخصی فرمانبرداری کرنا تھی"(7۔2)۔یہ عہد ہے جس نے نافرمانی کے لیے موت کی دھمکی دی۔جیسے کلام کہتا ہے: "اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا"(پیدائش 2:16۔17)"جو جان گناہ کرتی ہے، وہ ضرور مرے گی"(حزقی ایل 4:18)۔"سو تم میرے آئین اور احکام ماننا جن پر اگر کوئی عمل کرے تو وہ اُن ہی کی بدولت جیتا رہے گا۔میں خداوند ہوں"(احبار 5:18)۔بُری خبر یہ ہے کہ ہم سب اِس عہد کو توڑ چکے ہیں، آدم کا گناہ اُس کی ساری نسل میں داخل ہو گیا، ہم سب اِس لعنت کے نیچے ہیں، اور نتیجے کے طور پر، گناہ اور بدکاری میں پیدا ہونے سے، ہمارے زوال پذیر والدین کی صورت میں، ہم میں اِن اصطلاحات کو قائم رکھنے کی قابلیت نہیں۔

خوشخبری، انجیل، جس میں مسیح نے اِس عہد کو اپنے لوگوں، اپنے چنیدہ کی خاطر رکھا۔وہ ہماری خاطر صلیب پر لٹکا اور موت کو برداشت کیا جس کے ہم مستحق تھے۔اُس نے اُس سزا کی ادائیگی کی جو یہ عہد تقاضا کرتا تھا اُن کے لیے جنہوں نے اِس کی خلاف ورزی کی۔مزید یہ کہ، اُس نے ہمارے لیے اِن اصطلاحات کو رکھا۔اُس نے وفادارانہ اور شخصی فرمانبرداری، گناہ سے مبرہ کامل زندگی کی طرف راہنمائی کی جس کی خدا ہم سے مانگ کرتا ہے، جہاں وہ

ہمارے لیے ابدی زندگی کو حاصل کرتا ہے۔ خدا کے قانون کے لیے مسیح کی کامل فرمانبرداری، اُس کی گناہ سے پاک کاملیت، اُس کی بے داغ راستبازی، اُس لمحے ہم میں داخل ہوتی ہے جب ہم انجیل پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم واجب ٹھہرائے جاتے ہیں، بے گناہ کہلائے جاتے ہیں، کیونکہ ہمارے گناہ مسیح میں چلے جاتے ہیں، اور اُس کی کامل راستبازی ہم میں داخل ہوتی ہے۔ ایسا اِس دوہرے داخل ہونے کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہم چھٹکارہ حاصل کرتے ہیں۔ دونوں داخلے ضروری ہیں۔ مسیح کے لیے ہمارے گناہوں کا داخل ہونا، اُس کا اُن کے لیے ادائیگی کرنا، اور ہماری یہ آنے والی معافی آگ کی جھیل میں آنے والے ہمیشہ کے قہر سے ہمیں چھٹکارہ دلاتی ہے۔ مسیح کی راستبازی کا ہم میں داخل ہونا جب ہم انجیل پر ایمان رکھتے ہیں، یہ ہمیں آسمان میں رکھتا ہے اور پاک خدا کے ساتھ شراکت کرنے دیتا ہے۔ دونوں خدا کی فرمانبرداری اور خدا کے انصاف کا اطمینان بالکل ضروری ہیں، اور دونوں یسوع مسیح کے وسیلہ مہیا کیے جاتے ہیں۔ ہم اُس کی متحرک اور غیر متحرک فرمانبرداری سے بچائے جاتے ہیں، نہ کہ اپنے طور پر۔

یہ انجیل ہے جسے گزشتہ 2000 سال سے، خاص طور پر ریفارمیشن کے وقت 490 سالوں کے دوران اِس کی منادی کی گئی اور مشتہر کیا گیا، ایمان رکھا گیا اور بھروسہ کیا گیا۔ یہ انجیل ہے جس پر کروڑوں نے اپنی ہمیشہ کی روحوں کی نجات کے لیے بھروسہ رکھا۔

یہ انجیل ہے جس کے پاس آدم اور حوا کے دنوں سے خدا کے چنیدہ لوگوں کے لیے اُمید تھی، جن کے ساتھ رہائی دینے والے کے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور یہ انجیل ہے جسے اب ہمیں بتایا گیا ہے کہ سب غلط ہے کیونکہ اِس کی بنیاد اکیسویں صدی کی یہودیت کی غلط فہمی پر تھی اور اُس پر جو پولس درحقیقت سکھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

پولس پر نیا ظاہری تناسب (منظر)

پولس پر نیا ظاہری تناسب (این پی پی) کہتا ہے کہ گزشتہ 2000 سالوں سے مغربی کلیسیائیں، اور خاص کر گزشتہ 500 سالوں سے پروٹیسٹنٹ، سب نے پولس کو غلط سمجھا۔ اِس افسانے کے نظریہ کے سائل دعویٰ کرتے ہیں کہ پولس اِس بارے بات نہیں کر رہا تھا کہ کیسے گناہ گنہگار افراد گناہ سے بچتے ہیں، نہ ہی یہ کہ کیسے گنہگار پاک اور راست خدا کی نظر میں راست باز ٹھہرتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ واجبیت کا خدا کے سامنے ہمارے قانونی ہر پر کھڑے ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ درحقیقت، وہ دعویٰ کرتے ہیں اس کا اس کے ساتھ کچھ تعلق نہیں کہ ہم کیسے نجات یافتہ بنتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پولس کی واجبیت کے بارے تعلیم کا (سٹوریالوجی) نجات کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، بلکہ (اسلیسیالوجی) کلیسیا (چرچ) کی تعلیم کے ساتھ ہے۔ واجبیت غیر عمودی ہے، عمودی (چوٹی کی مانند) نہیں، گھر کی مانند ہے، قانونی نہیں۔

این پی پی سکھاتا ہے کہ واجب ٹھہرائے جانے کا تعلق رُکنیت کے عہد کے ساتھ ہے، گناہوں کی معافی کے ساتھ نہیں۔ پولس اِس بارے فکرمند نہیں تھا کہ ہم کیسے اپنے گناہوں سے چھٹکارہ پاتے ہیں جتنا زیادہ کلیسیائی رُکنیت کے بارے فکرمند تھا۔ وجہ کہ پولس کو اس بارے متاسف ہونے کی ضرورت نہیں تھی کہ ہم کیسے اپنے گناہوں سے نجات یافتہ بنتے ہیں یہ کہ اکیسویں صدی، ''دوسری ہیکل'' یہودیت نے پہلے ہی نجات کے طریقہ کو سمجھا۔ (کیا یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اِس کا ادراک کیا، وہ بہت دفعہ نجات یافتہ بن سکتے اور کوشش کر سکتے تھے۔ جیسے یہ تھا، وہ لگاتار اِس سٹوریالوجی (نجات) کی غلطیوں کو درست کر سکتے تھے اُن سب یہودیوں سے جن سے وہ ملے تھے، نیکودیمس سے لیکر نیچے کی طرف۔ ظاہری طور پر یسوع اور یوحنا اتنے روشن نہیں تھے جیتا این ٹی۔ رائٹ تھا)۔ این پی پی کے مطابق، دوسری ہیکل، یہودیت ایک ایسا مذہب تھا ''فضل کے وسیلہ نجات'' پر یقین کیا اور اسے نامناسب طور پر کاموں، انسانی وصف، اور اپنی ذاتی راست بازی کے وسیلہ نجات کا مذہب ہونے پر عیب لگایا، (میں لازماً فضل کے وسیلہ نجات میں سوالیہ نشان رکھتا ہوں، کیونکہ این پی پی انہیں نیا مطلب دیتے ہیں جسے بائبل میں پایا نہیں گیا اور نہ ہی ریفارمرز کی تحریروں میں)۔ این پی پی کے مطابق مسئلہ یہ نہیں تھا یہودی ابتدائی کلیسیا میں انجیل کو بگاڑ رہے تھے اور نجات کے غلط طریقے کو سکھا رہے تھے جیسے وہ کلیسیائی رُکنیت والوں کو پریشان کر رہے تھے۔ انہوں نے کلیسیا میں غیر اقوام کو

قبول نہ کیا جب تک کہ اُنھوں نے یہودی عہد کی رکنیت کے نشانات کو پہنا نہ ہوتا تھا: ختنہ، رسمی شریعت کے لیے استقلال، وغیرہ، این پی پی کے لیے، مکمل سوال یہ ہے کہ، نئے عہدنامے میں عہد کی رکنیت کا نشان کیا ہے۔ ختنہ یا ایمان؟

این پی پی کے مطابق، ''واجبیت'' کا تعلق اس کے ساتھ ہے کہ ہم کیسے شناخت کرتے ہیں کہ کون عہد کے خاندان میں ہے۔ ''ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے'' کا سادہ طرح مطلب یہ ہے کہ ایمان، ختنہ کے مخالف کے طور پر، موسیٰ کے خدائی قوانین کی بجا آوری کرنا ہے، وغیرہ، ایمان ایک نشان ہے جو ہمیں شناخت کرنے کے قابل بناتا ہے کہ کون مسیحی ہے، یہ کہ، کون عہد کی کمیونٹی میں ہے۔ وہ یہ نشاندہی کرنے میں بہت محتاط ہیں کہ اُن کا مطلب مسیح پر خداوند کے طور پر ایمان رکھنا ہے، کسی متبادل کفارے پر نہیں۔ اُن کا یقین ہے کہ نجات کا سارا منصوبہ جسے ریفارمز نے سکھایا جیسے کہ انجیل بناوٹی ہے جس کی بنیاد پولس اور یہودیت کی غلط فہمی پر ہے۔ این پی پی کی جانب سے یہ سوالات یہ سمجھ دیتے ہیں کہ وہ کیسے اِن نظریات کو بیان کرتے ہیں:

جیمس ڈی۔ جی۔ ڈن

ایمان کے وسیلہ واجبیت کی تعلیم پولس کے اِن کلیدی حروف کے انداز میں آئی (گلتیوں اور رومیوں) اس کے اِسے ثابت کرنے کی کوشش کے طور پر کہ خدا کے عہد کی برکات غیر قوموں کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے لیے بھی تھیں، یہ کہ خدا غیر قوموں کو قبول کرنے کے لیے تیار تھا، پہلے اُن کے یہودی بننے کا تقاضا کیے بغیر۔ ایمان کے وسیلہ واجبیت کی مسیحی تعلیم شروع ہوتی ہے جب پولس کا احتجاج یہودی رسوم کے خلاف کسی انفرادی گنہگار کے طور پر نہیں تھا، بلکہ پولس کا احتجاج غیر اقوام کی خاطر یہودی تجردپسندی کے خلاف تھا۔۔۔ ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا پولس کا اس خیال کے لیے بنیادی اعتراض ہے کہ خاص لوگوں کے لیے خداوند اپنی بچانے والی اچھائی کو محدود کر چکا ہے۔1۔

این۔ ٹی رائٹ۔

''واجبیت'' پہلی صدی میں اِس بارے نہیں تھی کہ کیسے کوئی خدا کے ساتھ تعلق کو قائم کر سکتا ہے۔ یہ خدا کی دونوں مستقل اور حال کی تعریفوں کے بارے تھی، جو درحقیقت اُس کے لوگوں کا رکن ہو۔ (ای۔ پی) سینڈر کی اصطلاحات میں، یہ اِس میں پڑنے یا بلاشبہ اِس بارے ''کہنے'' کے لیے نہیں تھا کہ ''آپ کیسے بتا سکتے ہیں کہ اِس میں کون تھا۔'' معیاری مسیحی الٰہیاتی زبان میں، سٹوریالوجی کے بارے اور اسیسیالوجی کے بارے زیادہ کچھ نہیں تھا، نجات کے بارے اور کلیسیا کے بارے زیادہ کچھ نہیں تھا۔۔۔ کیسے درست طور پر کوئی مسیحی بن سکتا ہے یا خدا کے ساتھ تعلق رکھ سکتا ہے۔

1۔جیمس ڈی۔ جی۔ ڈن اور ایلن ایم۔ سوگیٹ، خدا کا انصاف: ایمان کے وسیلہ واجبیت کی پُرانی تعلیم پر ایک تازہ نظر، 25، 28۔

(میں پُریقین نہیں ہوں کہ کیسے پولس، یونانی میں، ''خدا کے ساتھ تعلق رکھنے'' کے نظریہ کی وضاحت کر سکتا تھا، ''لیکن ہم اِسے ایک طرف رکھیں گے۔) مسئلہ جو وہ بیان کرتا ہے یہ کہ: کیا پہلے مشرکین کو ختنہ کرنے یا نہ کرنے والوں میں منتقل ہونا چاہیے؟ اب اِس سوال کا ظاہری طور پر اُن سوالوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جن کا سامنا آگسٹین اور پیلاگیس، یا لوتھر اور ارامس نے کیا۔ کسی کے مطالعہ پر، لیکن خاص کر اِس کے پہلی صدی کے سیاق و سباق پر، اِس کا تعلق بالکل واضح طور پر اِس سوال کے ساتھ تھا کہ آپ خدا کے لوگوں کو کس طرح بیان کرتے ہیں۔ کیا اُنہیں یہودی نشانات کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے، یا کسی اور طرح؟2۔

''انجیل'' سے، پولس کا ''ایمان کے وسیلہ واجبیت'' مطلب نہیں تھا۔ اُس کا مطلب مصلوب ہوئے اور جی اُٹھے یسوع کے خدا ہونے کا اعلان کرنا تھا۔ اِس پیغام پر یقین کرنے کے لیے، یسوع کے مسیحا اور خداوند ہونے کے طور پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ایمان کے وسیلہ پیش کیے جانے سے واجب ٹھہرایا جانا تھا (خواہ

کسی نے ایمان کے وسیلے واجبیت کو بھی سُنا تھا یا نہیں)۔ایمان کے وسیلہ واجبیت بلحاظ ترتیب دوسری تعلیم ہے۔اُس پر یقین رکھنا دونوں ضمانت (یہ ایمان رکھنا کہ کوئی آخری دن حمایت کے قابل ہوگا) (رومیوں 5:1۔5) اور یہ جاننا کہ وہ ایک واحد خدا کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اُنہیں بغیر کسی تفریق کے دوسرے ایمانداروں کے ساتھ شراکت کے لیے بُلایا جاتا ہے (گلتیوں 11:2۔21)۔3۔

جو اس سیاق و اسباق میں واجبیت سے پولس کی مراد ہے وہ یہ ہے کہ اسے بالکل واضح ہونا چاہیے۔ایسا نہیں کہ آپ کیسے مسیحی بنتے ہیں، یا یہ کہ آپ کیسے بتا سکتے ہیں کہ کون اس عہد والے خاندان کا رُکن ہے۔گلتیوں میں، واجبیت، ایک تعلیم ہے جو اصرار کرتی ہے کہ سب جو مسیح میں ایمان بانٹتے ہیں وہ اُسی دسترخوان سے تعلق رکھتے ہیں، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے کہ اُن کا نسلی امتیاز کیا ہے، جیسے وہ اکٹھے آخری نئی مخلوق کا انتظار کرتے ہیں۔4۔

ایسے سوالوں کو بڑھایا جا سکتا ہے، لیکن یہ این پی پی کے مرکزی عقیدہ کو بیان کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔واجب ٹھہرایا جانا گناہ سے نجات کے بارے نہیں ہے، بلکہ اِس بارے کہ"کون اُسی ایک دسترخوان کی میز سے تعلق رکھتا ہے۔" یہ سماجی شراکت اور کھانے کے بارے ہے، گناہ اور راستبازی کے بارے نہیں ہے۔

دو چیزیں کھڑی ہوتی ہیں جب ہم اِن دو بیانات پر روشنی ڈالتے ہیں۔سب سے پہلے، وہ زور دیتے ہیں کہ"ایمان کے وسیلے واجبیت" کا نجات (سٹاریالوجی) کے ساتھ کچھ تعلق نہیں، بلکہ ہر چیز کا تعلق کلیسیائی رکنیت (اسیسیالوجی) کے ساتھ ہے، یا، جیسے وہ اِسے دیکھنا چاہتے ہیں، ہمارا خدا کے خاندان میں کھڑا ہونا۔ایمان کے وسیلے واجبیت کی اکیلی انجیل جس میں گناہ اور موت اور جہنم شامل ہیں جو کہ یسوع مسیح کے کفارہ ادا کرنے کے کام کے ذریعہ ہے، مکمل طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔دوسرے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انجیل یسوع پر خداوند کے طور پر ایمان لانے کے بارے ہے۔وہ کہتے ہیں کہ وہ سب جو یسوع کا خدا ہونے کا اقرار کرتے ہیں مسیحی ہیں اور خدا کے خاندان کا حصہ ہیں۔

2۔رائٹ، جو مقدس پولس نے درحقیقت کہا، 119۔120۔

3۔این۔ٹی۔رائٹ،"واجبیت کی شکل" جو مقدس پولس نے درحقیقت کہا کے 7 باب کو بھی دیکھیے۔

4۔جو مقدس پولس نے درحقیقت کہا، 122۔

بائبلی تعلیم یہ ہے کہ ایک لازماً یسوع مسیح پر دونوں نجات دہندہ اور خداوند ہونے پر ایمان رکھے۔متی 21:7۔23 میں، وہ جو یسوع پر خدا کے طور پر ایمان رکھتے ہیں لیکن نجات دہندہ کے طور پر نہیں تو وہ جہنم میں پھینکے جاتے ہیں، اُن کی بہت زیادہ حیرانی کے لیے۔5۔این پی پی سکھاتا ہے کہ کوئی ایک، بلا شبہ، لازماً یسوع کو خدا کے طور پر قبول کرتا ہے، لیکن اُسے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔بے شک، وہ نجات دہندہ نہیں ہے، وہ مسیحا ہے، ایک سیاسی خاکہ۔این پی پی ہمیں شخص، خداوند یسوع مسیح پر بھروسہ رکھنے کے لیے بُلاتا ہے، لیکن یہ ایمان رکھنے کے لیے نہیں جو اس نے اپنے لوگوں کے لیے اس بڑے نجات کے کام کے لیے کہا۔یسوع پر خداوند کے طور پر بھروسہ رکھنے کی تعلیم، انجیل کے بغیر جو ہمارے گناہوں کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے، وہ نیولیگل ازم کی بہت سی اقسام کے لیے کامل بنیاد کو رکھتی ہے۔یسوع کے خداوند ہونے کے لیے ہمارے وفادار فرمانبرداری ہماری نجات کی بنیاد بنتی ہے۔یہ انجیل نہیں، خوشخبری نہیں۔ایسی تعلیمات کو کلیسیاوں میں سُنا جا سکتا ہے جو یو یفارمڈ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے دکھاتے ہیں کہ وہ الٰہیاتی طور پر کتنے گندے ہیں۔

نئے ظاہری تناسب کی ابتداء۔

اگرچہ بعض اوقات اِن میں سے کچھ نظریات ہمارے چوگرد رکھتے ہیں،موجودہ تحریک کی تاریخیں 1977 سے ہیں، جب ای۔پی، سینڈر کی کتاب 'پولس اور فلسطینی یہودیت' شائع ہوئی تھی۔یہ اُس کی بہت زیادہ محققانہ اور جامع پیش کش تھی جو پولس پر نئے ظاہری تناسب کے طور پر جاننے کے طور پر آئی۔بہر حال، سینڈر الہیاتی دریا دل ہے جو پولس کو یہودیت کی بچی فطرت سے بے ربط اور بے علم پاتا ہے،لہذا اُسے کبھی ریفارمڈ سرکل یا قدامت پسند نہیں بنتا تھا۔ جیمس ڈی۔جی۔ڈن بھی جدت پسند ہے،اور وہ، سینڈر کو پسند کرتا ہے، جو غالباً ناممکن طور پر مبشرانہ سرکل میں اُس کے ساتھ معتی خیز کامیابی کے ساتھ ملا۔ اِس نے تروجان گھوڑا لیا، ایک نقلی مبشر، تاکہ وہ اِس بدعت کو قدامت پسند کلیسیاؤں میں متعارف کرائے۔اِس کام کو انگلینڈ کی کلیسیا میں ڈرہم کے بشپ، این۔ٹی رائٹ سے سرانجام دیا گیا۔رائٹ کو اِس کلیسیا کے مبشراتی ونگ کا رکن ہونے کے طور پر قیاس کیا گیا 6۔اور وہ این پی پی، کی 'مبشرانہ' کانفرنس میں مشہور و معروف مقرر تھا۔

پی سی اے راہنما ڈوہ جیمس کینڈی این ٹی رائٹ کے ٹی وی شو پر ایک وضع قطع کو رکھتا تھا۔جیسے بریان چپورٹلی نے اِسے بیان کیا۔

5۔جان ڈبلیو روبنز کو دیکھیے، ''واجبیت اور عدالت'' دی ٹرینٹی ریویو، www.trinityfoundation.org

---

6۔ای۔پی۔سینڈر اور جیمس ڈی۔جی دونوں جدت پسند ہیں جو نئے عہدنامے کے مصنف ہونے کے نظریات کو تنقیدی طور پر قبول کرتے ہیں۔وہ دونوں اہم اقتباسات کے ایجادی، میلی تشریح میں بتلاتے تھے، اپنی مثال کو واضح اقتباسات پر لاگو کرتے تھے جو تفصیل وار اُن کے نظریہ کے ساتھ تردید کرتی، اور تاریخی اور بائبلی گواہی کو نظر انداز کرتی جو اُن کے پیش از وقوع تصور کو جھوٹا ثابت کرتی۔این۔ٹی رائٹ کلام کے لیے اپنی قربت میں بہت زیادہ مبشر انجیل دکھائی دیتا ہے۔بہرحال، اُس کا مرکزی پیش از وقوع تصوع یا الہیات میں علیحدگی کا نظریہ اور تشریح بدعتی ''عہد'' برائے نام ہونا تھا، جو کہ ای۔پی سینڈر کا تھا۔

نئے ظاہری تناسب کا ایجنڈا۔

چیزیں خالی جگہ پر رونما نہیں ہوتی ہیں۔لوگ لاپرواہی سے نئی تعلیمات کی اختراع نہیں کرتے ہیں۔اُن کے پاس ایجنڈا ہوتا ہے، اُن کے پاس سان پر چڑھانے کے لیے کلہاڑا ہوتا ہے، اُن کے پاس مقصد ہوتا ہے۔کس چیز نے این پی پی کے موجد کو پولس کی الہیات کے اِس اصلاحی ہُنر مندی کے لیے قائل کیا؟ حالانکہ وہ اپنے ''ظاہری تناسب'' کے بیانِ حلفی کے فوائد کو آگے بڑھانے میں مفصل رہے، ہم اُن کے ایجنڈا سے براہ راست بصیرت کو حاصل کر سکتے ہیں، میں اسے مندرجہ ذیل حصوں کو ڈھانپوں گا:

1۔مخالفِ سامیت۔این پی پی کے محرک کہتے ہیں کہ ہم مخالفِ سامیت کے اختیار سے پولس کی حمایت کرنا چاہتے ہیں۔وہ خیال کرتے ہیں کہ یہودیت کے خلاف پولس کے سخت الفاظ اور اُس کی پہلی صدی کی یہودیت کا کم موازنہ اُسے مخالفِ سامیت پر الزام کے لیے کھولتا ہے۔(وہ سادہ طرح دکھاتے ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ مخالفِ سامیت کیا ہے۔یہ کوئی نسل کی قسم ہے، کسی جھوٹے مذہب کی مخالفت نہیں)۔وہ محسوس کرتے ہیں کہ اِسے پہلی صدی کی یہودیت کے این پی پی کے دوبارہ معلوم کرنے کے ذریعہ حل کیا گیا ہے اور پولس کی بچی فکر کی دوبارہ حد بندی کی گئی ہے۔اب، پولس خود یہودی تھا، اُس کے اسرائیلی ساتھیوں کی نجات کے جذبہ کے ساتھ۔اُس کا ہر جگہ جہاں وہ جاتا تھا منادی کا کام پہلے مقامی عبادت گاہ میں ہوتا تھا، اگر اِس کی اجازت ملتی۔

یہاں تک کہ پولس نے کہا،

”کیونکہ مجھے یہاں تک منظور ہوکہ تا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جسم کی رو سے میرے قرابتی ہیں میں خود مسیح سے محروم ہو جاتا۔ وہ اسرائیلی ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے اُن ہی کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ اُن ہی کے ہیں اور جسم کی رو سے مسیح بھی اُن ہی میں سے ہوا جو سب کے اوپر اور ابد تک خدای محمود ہے۔ آمین۔ (رومیوں 9:3-5)۔

6۔ کیسے کوئی ایسی بگڑی ہوئی شراکت میں، جو کہ مسیح کا انکار کرنے والوں، بدعتی، اور مرتد کے ساتھ ساوی شراکت میں ہوتے ہوئے ایونجلیکل قیاس کیا جا سکتا ہے جو مجھ سے باہر ہے۔ بہر حال، یہ سچے بھروسہ کے اشتہار سے بالا تر نہیں ہے، جس نے پہلے رائٹ کی تحریروں کو شائع کیا۔ اِس نے اُسے ”ایونجلیکل“ کے طور پر کھڑا ہونے سے یہ بھاری کام کرنے کے قابل بنایا، اور قدامت پسند کلیسیاؤں میں اِس بدعت کو بڑھایا۔

7۔ بریان چپورٹلی، ابرن ایونیو تھیالوجی (امریکن پریسباٹرین پریس، 2005)۔2۔

یہاں مخالفِ سامیت کے الفاظ نہیں ہیں، لیکن ایک شخص شدت سے اپنے یہودی ساتھیوں کے لیے نجات کو لانے کے لیے محنت کر رہا ہے جو جھوٹے عقیدے، یہودیت کی ڈور میں پھنسے ہوئے ہیں، جو اپنے مسیحا سے بے بہرہ ہیں، اور یسوع مسیح کی انجیل کے لیے اندھے ہیں۔ یہودی مذہبی راہنماوں کے لیے اُس کے سخت الفاظ اُن کے لیے محبت کا عمل ہیں جنہیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ لیکن این پی پی نسل اور جھوٹے مذہب کی مخالفت کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور نہ کر سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جھوٹے مذہب اور جھوٹے اساتذہ کو سفیدی کرتے ہیں کہ یسوع اور پولس کی مذمت کریں۔

2۔ اکیومن ازم۔ این پی پی کے محرک مسیحی ریفارمیشن کے نتائج کو بدنام کرتے ہیں۔ وہ افسوس کرتے ہیں کہ ’یسوع مسیح کی کلیسیا‘‘ الہیاتی معاملات کی وجہ سے ٹوٹ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ خاص طور پر المناک ہے کہ کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ کے درمیان علیحدگی ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کی تعلیم تھی، اکیومنیکل تعلیم۔

وہ یقین رکھتے ہیں کہ دونوں سمتوں نے ریفارمیشن میں پولس کو غلط سمجھا، اور یہ کہ ساری ریفارمیشن بہت بڑی غلطی تھی۔ این پی پی، وہ سوچتے ہیں، کہ وہ اُسے ترتیب دیتے ہیں جو واجبیت کی تعلیم میں درحقیقت پولس کی تعلیم تھی، اور وہ اُمید کرتے ہیں کہ اُن کی تعلیمات کیتھولک اور پروٹسٹنٹس کو دوبارہ جوڑ دے گی۔ لہذا اُن کے پاس دوگنا منصوبہ ہے جس سے وہ ریفارمیشن کو موقوف کرتے ہیں: پہلا، الہیاتی طور پر، اِس کی کلیدی تعلیم، اکیلے ایمان کے وسیلہ واجبیت“ کو تہہ و بالا کرنے سے، اور دوسرے، اداراتی طور پر، دوبارہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی مسیحی کلیسیاؤں کی تمام شاخوں کو اکٹھا کرنے سے۔ وہ اپنی افسانوی تعلیم کو جیسے کہ یہ ”مسیحی“ کلیسیا اور ایک دُنیا میں ایک کلیسیا کے مقصد کو سرانجام دینے کے لیے کارآمد ہونے کے طور پر دوبارہ اکٹھا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

3۔ اشتراکیت: تیسرے وہ اپنی تعلیم کو ”سماجی انصاف“ کو ترقی دینے کے بنیادی مقصد کو کلیسیا میں بڑے استعمال کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہاں ”واجبیت“ کی تعلیم کے لیے ”ذاتی سماجی پیائش“ ہے۔ اُن کا پولس کا نظریہ یہ ہے کہ وہ غیر اقوام کو کلیسیا میں منتقل کرنے کی جنگ لڑ رہا تھا جبکہ یہودیت کے حامی اِس کی مزاحمت کر رہے تھے یہ اصرار کرتے ہوئے کہ غیر قومیں پہلے یہودی بنیں، ختنہ، اور موسیٰ کے خدائی قوانین کو قبول کرتے ہوئے، وغیرہ۔ این پی پی کے لیے ”واجبیت“ کی تعلیم نئے فرق کو قبول کرنے کے بارے ہے، شرکت کرنے کے بارے ہے، اور تمام لوگوں کے لیے سماجی انصاف کے بارے ہے۔ جیسے نئے ظاہری تناسب کے ایک نقاد نے اِسے بیان کیا،

این پی پی ہماری مدد کے لیے سہارا دیتے ہیں کہ ہم واجب ٹھہرائے جانے کی سمجھ کو جوڑیں جو کہ ایک ذاتی سماجی پیائش ہے اور یہ سماجی انصاف کے لیے بہتر الہیاتی بنیاد کو محفوظ رکھتی ہے اور مقدس کلام کے مبشرانہ تشریحات کے درمیان اکیومن ازم کو رکھتی ہے۔ رائٹ کے لیے، واجبیت ہمارے ایک دوسرے کے

ساتھ غیر عمودی تعلقات ہیں اور عہد کی کمیونٹی میں ہمارا داخلہ کسی شخص کے خدا کے ساتھ "عمودی" تعلق سے بڑھ کر ہے۔تاہم،این پی پی کے لیے،واجبیت ذاتی طور پر، مجموعی ہے۔ایہ انفرادی نہیں ہے، یہ معاشرے کے بارے ہے۔نتیجہ کے طور پر، وہ دلیل دیتے ہیں کہ واجبیت کی یہ سمجھ مسیح کے بدن میں متحد ہونے کے کام میں ہماری مدد کرتی ہے،اور دکھاتی ہے کہ کیسے واجبیت ایک تعلیم ہے جو ہمیں بانٹنے اور علیحدہ کرنے کی بجائے اکٹھا کرنے کے لیے کھینچ رہی ہے۔

4۔انجیل ۔آخر کار ہمیں اس سب کچھ میں غیر بیان کردہ تمہید کو کے ساتھ برتاو کرنا ہے۔وہ یہ ہے کہ: مسیحی کلیسیا کی انجیل، جسے مسیحی ریفارمیشن میں جمع کیا گیا ،اُسے لازماً خارج کرنا ہے اور کسی دوسری چیز کے ساتھ تبدیل کرنا ہے، وہ چیز جو بہت زیادہ موزوں ہو، زیادہ دُنیاوی ہو، زیادہ چھوئے جانے کے قابل ہو۔ این پی پی انتہا پسندانہ طور پر گناہ اور نجات کی بائبلی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہیں۔اِس کی کسی انجیل میں کوئی دلچسپی نہیں جو انسانوں کی ابدی روحوں کی نجات کے ساتھ برتاو کرتی ہو، یہ انکار کرتا ہے کہ پولس کوئی اس قسم کی دلچسپی کو رکھتا تھا،اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسیحیوں نے گزشتہ 2000 سالوں سے اس بہت بنیادی نقطہ پر بائبل کو غلط طور پر سمجھا۔

اب یہاں اِن تمام فکروں کے لیے ایک مشترکہ نقطہ نظر ہے۔یہاں اس ایجنڈے کے لیے ایک ہی اصول کی پابندی ہے یہاں تمام آزاد خیال اغراض ہیں ۔مسیحی سچائی کے بارے متاسف ہیں۔مسیحی اپنے ساتھی انسانوں کے گناہ اور نجات کے بارے فکرمند ہیں، راست اور پاک خدا کے سامنے اپنے ابدی طور پر کھڑے ہونے کے بارے فکرمند ہیں ۔آزاد خیال کی دیگر فکریں ہیں۔وہ انجیل پر ایمان نہیں رکھتے ۔وہ اس کی ضرورت کو نہیں دیکھتے کیوں کہ وہ خدا کے سامنے انسان کی اِس نا اُمید حالت پر یقین نہیں کرتے ۔اُن کے اغراض، پُرانے صدوقیوں کی مانند، اِس موجودہ دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔نیا ظاہری تناسب جدید ترین الہیاتی فراخ دلی کی ایک قسم ہے۔

نئے ظاہری تناسب کی دلکشی۔

اگر چہ این پی پی کو ابھی عام تیج جانے والوں کے درمیان وسیع طور پر قبول نہیں کیا گیا ،اور صرف خادمین کی ایک چھوٹی سی اقلیت کھلے عام اس کی طرفداری کررہی ہے، کہاں یہ قبولیت کو پا رہے ہیں اور اس کی دلکشی کیا ہے؟ جے۔لیگون ڈن کین کے مطابق ،این پی پی سیمری کے پروفیسرز اور طالب علموں کے درمیان مشہور ہے۔

این پی پی کی مقبولیت کی پیش کردہ بڑی وجوہات میں سے ایک این ۔ٹی رائٹ کی مقبولیت ہے۔اُسے بور اور زیر غور ہوئے بغیر ایک ذہین فلاسفر قیاس کیا جاتا ہے۔وہ مزاحیہ اور خوش کرنے والا ہے،اور جوش وولولے کے ساتھ اپنی نظریات کو ہر دل عزیز بنانے کی قابلیت رکھتا ہے۔مختصر طور پر، وہ اپنے نظریات کے لیے بہت موثر پراپوگنڈہ کرنے والا ہے۔مزید، وہ ایک مبشرِ انجیل کے طور پر اپنی نیک نامی کا حاصل کرنے میں کامیاب رہا، یہاں تک کہ ایمان حمایتی ہونے کے طور پر ۔یہ تھوڑا سا "یسوع کے سیمنار" کی مخالفت کرنے کے کام کی وجہ سے تھا، ایک آزاد خیال کام جو کہ یسوع کے کلام کو جدت پسند تخیلات کو تبدیل کرنے کے ساتھ تھا۔یہ خوف دلانے والا تھا کہ ایک انسان جو مرتد اور بگڑی ہوئی کلیسیاؤں میں سے ایک میں بشپ ہے وہ ایونجلیکل میں ایسے مقام کو حاصل کرسکتا ہے۔(جے۔آئی پیکر رستے کو صاف کرتا ہے)۔کیا ایونجلیکل بشپ سے بہت زیادہ گرویدہ تھے کہ وہ صورتِ حال کی حقیقتوں کے لیے اندھے ہو چکے تھے؟ جب کوئی اِس حقیقت میں اضافہ کرتا ہے جو کہ یسوع کے سیمنار میں اُس کی مخالفت میں تھا تو کسی ایک کو اس پر تعجب کرنا تھا۔اگر مسیح نہیں جانتا کہ وہ کون تھا، تو پھر وہ کلام میں عیاں کردہ خدا قادرِ مطلق نہیں ہے۔ایونجلیکل ازم بہت زیادہ خراب ہے اگر ایک انسان ایسے نظریات کے اِس کی راہنمائی کرتا ہے، ایک رنگا رنگ شہنائی کی مانند، جو کہ یسوع مسیح کی انجیل سے سراسر مختلف ہے۔

کچھ مبشرانِ انجیل این پی پی سے،اس کے سماجی انصاف پر زور دینے سے متاثر ہوتے ہیں۔ بلی گراہم نے اِس بیوقوفی کو اپنے آپ کو سماجی ضمیر کے ساتھ مبشر

کے لیبل کے ساتھ شروع کیا، اِس طرح وہ اپنی منسٹری کی مارکیٹ کو دونوں ایونجلیکل اور الہیاتی آزاد خیال کے لیے بڑھا سکتا تھا، بالکل جیسے اُس نے ابتدا میں رومن کیتھولک کے لیے اِس کی مارکیٹ کو بڑھایا۔ اُس کے بعد یہ اِن دونوں کیمپس میں کسی کا پاوں رکھنا ایک فیشن بن گیا۔ این پی پی اِس کے سہولت کار بنتے ہیں۔ یہ ایونجیلکل ہونے کا اقرار کرتے ہیں، جبکہ سماجی انجیل کا دعویٰ کرتے ہوئے۔ ایک اور گروہ، جو این پی پی کے اِس پہلو سے فریفتہ ہو گیا تھیونومسٹ، یا مسیحی از سرِ نو تعمیر کرنے والے ہیں۔ اُن کا زور قانون کی پابندی کرنے اور اکیلے ایمان کے وسیلے واجب ٹھرائے جانے سے انکار کرنے پر ہے جو اُنہیں خاص طور پر نیولیگل ازم کی بہت سے اقسام کو چاہنے والا بناتا ہے جو کہ این پی پی کے منطقی پھل ہیں۔

اضافہ کرتے ہوئے، ج۔ لیگون ڈن کین نشاندہی کرتا ہے کہ این پی پی کو بہت سے مبشرانِ انجیل ان کی جاہلیت کی وجہ سے قبول کیا گیا۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ مبشرانِ انجیل ہیں، لیکن وہ انجیل کو نہیں سمجھتے۔ اُنہوں نے کبھی مسیحی ریفارمیشن کی تعلیمات کا مطالعہ نہیں کیا۔ اُنہوں نے کبھی لوتھر یا کیلون کو نہیں پڑھا۔ وہ انجیل کو نہیں سمجھتے، ریفارمیشن کی سٹوریالوجی کو نہیں سمجھتے۔ ایک بار جب وہ "فضل کے وسیلہ نجات یافتہ" بنے اور "مسیح کے ایمان" کے وسیلہ نجات یافتہ بننے کے بارے سمجھ کو حاصل کرتے ہیں، تو وہ کھو جاتے ہیں۔ وہ مسیح کے وسیلہ خدا کے نجات کے طریقہ کار کی تفصیل کی وضاحت نہیں کر سکتے۔ وہ ایسی اصطلاحات جیسے کہ، واجبیت، اقوال، داخل ہونے، وغیرہ کی وضاحت نہیں کر سکتے۔ اِسی لیے، اُن کے پاس کوئی ذریعہ نہیں جس کے وسیلہ وہ این پی پی ماہرِ الہیات کے بیانات کی آزمائش کر سکیں۔ وہ ناقابلِ دفاع ہوتے ہیں جب وہ این پی پی کے ریفارمیشن پر تبصرے کا سامنا کرتے ہیں۔

این پی پی کی دلکشی کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ گناہ کے مسئلہ کو کم کرتی ہے۔ کوئی ایک سوچ سکتا ہے کہ یہ مبشرانِ انجیل کے درمیان این پی پی کا مہلک وصف ہوگا، لیکن ڈن کین کے مطابق، ایسا نہیں ہے۔

بائبل کی طاقت یہ ہے کہ یہ قوت اور گناہ کے نتائج کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے۔ یہ ایسے دکھائی دیتا ہے کہ بہت سے 'مبشرانِ انجیل' ایسے مشکل پیدا کرنے والے معاملات کو نہیں ابھارتے۔ آخر کار، گناہ کے بارے سوچنا اور بات کرنا بہت منفی ہو سکتا ہے۔ کوئی ایک ایسے ذہنی دباؤ والے معاملات کے ساتھ برتاؤ کرنے سے پرہیز کرتا ہے موثر طور پر سماجی معاشرے کی تعمیر کے کام کے بارے جوش و خروش سے سوچتے ہوئے۔

معاملے کا لب لباب یہ ہے کہ این پی پی کی دلکشی بے یقینی کے لیے۔ این پی پی غیر ایمانداروں کو کلیسیاوں اور سیمنریوں میں پناہ دیتی ہے جو اپنی ایونجلیکل ناموری کو کھونا نہیں چاہتے۔ وہ "مبشرانِ انجیل" کہلوانا پسند کرتے ہیں، لیکن وہ نہ ہی انجیل کو سمجھتے اور نہ ہی ایمان رکھتے ہیں۔ وہ مسیحیت کو رد کرتے ہیں، مسیحیت کے خلاف کتابیں لکھتے ہیں، لیکن وہ کلیسیاؤں سے رد ہونا نہیں چاہتے۔ لہٰذا، فریسیوں کی مانند، اور ہر نسل میں غیر ایمانداروں کی مانند، وہ ریاکاری کرنے میں خوش ہوتے ہیں، اور این پی پی کی شعوری کامیابیوں پر بک بک کرتے ہیں، جبکہ وہ یسوع مسیح کے وسیلہ ختم ہوئے کام سے نجات کی انجیل سے نفرت کرتے ہیں۔ نئے ظاہری تناسب کی حقیقی دلکشی یہ ہے کہ یہ کلیسیاؤں میں غیر ایمانداروں کو پناہ دیتی ہے، اُنہیں مسیحیوں کے طور پر ریاکاری کرنے کا طریقہ بتاتی ہے۔

این پی پی کی جانب سے بنائی گئی الہیاتی تاریخ۔

این پی پی کے مطابق، پولس نے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کی تعلیم کو قائم کیا کیونکہ یہودیوں نے غیر اقوام کو بغیر ختنہ کے کلیسیا میں داخل ہونے سے ناراضامندی کا مظاہرہ کیا۔ اِس تنازعہ میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اکیلے ایمان کے وسیلہ واجبیت کو واضح طور پر پُرانے عہدنامے میں سکھایا گیا، پولس سے ہزاروں سال قبل۔ کچھ کلیدی عبارات کی پرکھ سے اِس قائم کیا جائے گا۔

"جب ابرام ننانوے برس کا ہوا تب خداوند ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا کہ میں خدای قادر ہوں۔ تُو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیاں عہد باندھونگا اور تجھے بہت زیادہ بڑھاؤنگا۔ (پیدائش 17:1۔2)۔

خدا نے ابراہام کی گناہ سے مبرہ کاملیت کا تقاضا کیا، یہ کہ، اُس کا معیار باغ عدن کے وقت سے تبدیل نہیں ہوا تھا۔ کیسے ابراہام خدا سے تقاضا کردہ کامل راستبازی کو حاصل کر سکتا تھا؟ ابراہام کاموں کے عہد کی بے حرمتی کرنے میں ایک گنہگار تھا، لہٰذا خدا نے اُسے راستبازی کے کپڑے پہنچائے نہ اُس نے خود، راستبازی کو اُس میں ایمان کے وسیلہ داخل کیا گیا۔ جیسے موسیٰ اِسے قلمبند کرتا ہے۔

"اور وہ اُس کو باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور اگر تُو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن اور اُس سے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔ اور وہ خداوند پر ایمان لایا اور اِسے اُس نے اُس کے حق میں راستبازی شمار کیا" (پیدائش 15:5۔6)۔ ابراہام اکیلے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا گیا تھا۔

داؤد نے بھی شادمانی کی کہ انسان خدا کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جا سکتا ہے اگرچہ وہ ایک گنہگار تھا۔ اُس نے لکھا، "مبارک ہے وہ جسکی خطا بخشی گئی اور جس کا گناہ ڈھانکا گیا۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کی بدکاری کو خداوند حساب میں نہیں لاتا اور جس کے دل میں مکر نہیں۔ (زبور 32:1۔2)۔

یہ الزام لگانے کی درست زبان ہے جسے ریفارمیشن کی واجبیت کی تعریف میں پایا گیا ہے۔ اور یہ ہمیں واپس پولس کی طرف لاتی ہے۔ پولس نے کلیسیا میں پہلی صدی کے مسئلہ کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے واجبیت کی تعلیم کو قائم نہیں کیا۔ اُس نے اکیلے ایمان کے وسیلہ واجبیت کی اپنی تعلیم کو براہِ راست پُرانے عہدنامے سے حاصل کیا، درست طور پر اُن عبارات کو استعمال کرتے ہوئے جن کا ہم نے حوالہ دیا:

پولس کہتا ہے:

"پس ہم کیا کہیں کہ ہمارے جسمانی باپ ابراہام کو حاصل ہوا؟ کیونکہ اگر ابراہام اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا تو اُس کو فخر کی جگہ ہوتی لیکن خدا کے نزدیک نہیں۔ کتابِ مقدس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ ابراہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔ کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے۔ مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لیے راستبازی گنا جاتا ہے۔ چنانچہ جس شخص کے لیے خدا بغیر اعمال کے راستبازی محسوب کرتا ہے داؤد بھی اُس کی مبارک حالی اِس طرح بیان کرتا ہے کہ مبارک وہ ہیں جن کی بدکاریاں معاف ہوئیں اور جن کے گناہ ڈھانکے گئے۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے گناہ خداوند محسوب نہ کرے گا" (رومیوں 4:1۔8)۔

اور ابراہام اور اُس کے ایمان کی بات کرتے ہوئے پولس جاری رکھتا ہے:

"وہ نا اُمیدی کی حالت میں امید کے ساتھ ایمان لایا تاکہ اِس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہوگی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہوگا۔ اور وہ جو تقریباً سو برس کا تھا باوجود اپنے مُردہ سے بدن اور سارہ کے رحم کی مُردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ ہوا۔ اور نہ بے دل ہو کر خدا کے وعدوں میں شک کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔ اور اُس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اِسی سبب سے یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔ (رومیوں 4:18۔22)۔

اب یہ این پی پی کے سائلین کے لیے بہت زیادہ مشکل تھا۔ اگر پولس کی راستباز ٹھہرائے جانے کی تعلیم کی بنیاد کیسویں صدی کی بنیاد پر نہیں ہے، لیکن اِسے پُرانے عہدنامے سے اخذ کیا گیا ہے، اُن کا یہ شیخی والا وظیفہ بالکل وظیفہ نہیں ہے بلکہ تصور ہے۔ اُن کی تعلیم مسیحی الٰہیات یا کلیسیائی تاریخ کے لیے کچھ نہیں ہے۔

پہلی صدی کی یہودیت کی ساخت کیا تھی؟ کیا یہ واقعی جلالی مذہب تھا، جیسے کہ این پی پی دعویٰ کرتے ہیں؟ اِس کا احاطہ کرنے کے لیے، ہمیں قدامت پسند فریسیوں کی الٰہیات کو قیاس کرنا ہے، کیونکہ صدوقی الٰہیاتی آزاد خیال تھے جنہوں نے فرشتوں، معجزوں، اور مستقبل کی قیامت کا انکار کیا، اور ظاہری طور پر اُنہوں نے پُرانے عہدنامے کے مقدسین کے ایمان کی نمائندگی نہیں کی:

خداوند یسوع مسیح نے بکثرت طور پر فریسیوں کا سامنا کیا۔ اِن مقابلوں کی کیا فطرت تھی؟ بیان کرنے والوں کے لیے، اُس نے کئی بار اُن کی مکاری کے لیے ملامت کی۔ اگر یہ اُس کی تنقید کی حد تھی، تو معاملہ یہ بنتا کہ وہ تعلیمی طور پر مستحکم تھے اور سچے ایمان کو نہیں سکھایا، لیکن سادہ طرح اِس کے ساتھ نہیں رہے۔ لیکن

مسیح کی اُن کے لیے تنقید بہت عمیق تھی۔ اُس نے اُنہیں اُن کی تعلیم کے لیے سزاوار بھی ٹھہرایا۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو فریسیوں اور صدوقیوں سے سکھائی جانے والی تعلیمات کے خطرات کے بارے صاف صاف خبردار کیا:

''تب اُن کی سمجھ میں آیا کہ اُس نے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے خبردار رکھنے کو کہا تھا۔'' (متی 16:12)۔ بے شک این پی پی کے محرک یہ دلیل پیش کرنے کی جدوجہد کر سکتے ہیں کہ اگرچہ یہاں پہلی صدی کی یہودیت میں کچھ تعلیمی مسائل تھے، فریسی نجات کی تعلیم پر ثابت قدم تھے۔ اب، خاص طور پر یہی ہے جس سے خداوند یسوع مسیح نے اُن کے ساتھ سامنا کرتے وقت انکار کیا۔ اُس نے اُن کو حکم دیا: ''تم کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ پھر بھی تُم زندگی پانے کے لیے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔'' (یوحنا 5: 39۔ 40)۔ مسیح نے اُنہیں خبردار کیا کہ اُنہیں کلام کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے اور نجات کے طریقہ کو سیکھنے کی ضرورت ہے، جس سے وہ ناواقف ہیں۔ اِسی باب میں، مسیح نے انکار کیا کہ وہ پُرانے عہدنامے پر یقین کرتے ہیں: ''لیکن تمہارے اندر اُس کا کلام نہیں، کیونکہ جسے اُس نے بھیجا، اُس کا تم نے یقین نہ کیا'' اور ''کیونکہ اگر تُم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی کرتے، اِس لیے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا۔ لیکن جب تُم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا یقین کیونکر کرو گے؟''

نا صرف فریسیوں نے پُرانے عہدنامے کا یقین نہ کیا، بلکہ مسیح نے خاص طور پر اُس کی شناخت کی جس پر اُنہوں نے اِس کی بجائے یقین کیا، جس پر اُنہوں نے نجات کے لیے بھروسہ رکھا۔ فریسی اور محصول لینے والے کی تمثیل میں اُس نے اُن کی سٹاریالوجی کے طور پر اُن کے مسئلے کی شناخت کی۔

''پھر اُس نے بعض لوگوں سے جو اپنے پر بھروسہ رکھتے تھے کہ ہم راستباز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل کہی۔ کہ دو شخص ہیکل میں دعا کرنے گئے، ایک فریسی اور دوسرا محصول لینے والا۔ فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں یوں دعا کرنے لگا کہ اے خدا! میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم بے انصاف زنا کار یا اِس محصول لینے والے کی مانند نہیں ہوں۔ میں ہفتہ میں دوبار روزہ رکھتا اور اپنی ساری آمدنی پر دہ یکی دیتا ہوں۔ لیکن محصول لینے والے نے دور کھڑے ہو کر اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا کہ اے خدا! مجھ گنہگار پر رحم کر۔ میں تُم سے کہتا ہوں کہ یہ شخص دوسرے کی نسبت راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔'' (لوقا 18: 9۔ 14)۔

مسیح نے اِسے کثرت سے واضح کیا کہ جس پر فریسی بھروسہ رکھتے تھے یہ اُن کا اپنا راستبازی کا عہد تھا۔ اُنہوں نے یقین کیا کہ اُن کے اپنے اچھے اعمال، جس کے لیے وہ خدا کا شکر ادا کرتے، اُنہیں خدا کے ساتھ قابلِ قبول بناتے ہیں۔ وہ بلاشبہ اس عہد میں برائے نام تھے، اور عہد میں برائے نام ہونا بلاشبہ اعمال کا مذہب (عقیدہ) ہے۔ خواہ ہم پہلی صدی کی یہودیت میں مسیح کے معلوم کرنے پر یقین رکھتے ہیں یا این پی پی پر۔ یہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔

ہم بھی پہلی صدی کی یہودیت کی ماہیت پر پولس رسول کی بے خطا گواہی کو رکھتے ہیں۔ پولس کی صورتِ حال بے مثال تھی۔ اگرچہ کچھ دوسرے شاگرد، مچھیرے، محصول لینے والے، یا تشدد پسند تھے، پولس ایک فریسی تھا۔ وہ دوسری ہیکل یہودیت کے دل میں رہا۔ اگر شاگردوں میں سے کوئی، اگر یہودیوں میں سے کوئی، جانتا کہ یہودیت درحقیقت کیا ہے، تو یہ پولس تھا۔ اور پولس کا تجزیہ کیا تھا؟ کیا پولس نے رسول کے طور پر یہودیت کو اپنی تعلیم کے لیے بہتر بنیاد قیاس کیا؟ کیا اس نے سادہ طور پر پہلی صدی کی یہودیت کی سٹاریالوجی کو حاصل کیا اور اس میں یہ نظریہ شامل کیا کہ یسوع مسیحا ہے؟ کیا اس میں اور فریسیوں میں یہ فرق موجود تھا کہ خداوند کون تھا اور اس بارے نہیں کہ کیسے گنہگار نجات یافتہ بنتے ہیں؟ یا کیا پولس نے فریسیوں کے عقیدے کو مکمل ہونے طور پر رد کیا اور اُس کی جڑ اور شاخ کو پھینک دیا؟ یہاں پولس کے الفاظ ہیں:

''کتوں سے خبردار رہو، بدکاروں سے خبردار رہو، کٹوانے والوں سے خبردار رہو۔ کیونکہ مختون تو ہم ہیں جو خدا کی روح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتے۔ گو میں تو جسم کا بھی بھروسہ کر سکتا ہوں اگر کسی اور کو جسم کا بھروسہ کرنے کا خیال ہو تو میں اُس سے بھی

زیادہ کرسکتاہوں، آٹھویں دن میرا ختنہ ہوا اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلہ کا ہوں ۔عبرانیوں کا عبرانی ۔شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں ۔ جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا ۔شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بے عیب تھا لیکن کتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں اُن ہی کو میں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے ۔ بلکہ میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کا نقصان سمجھتا ہوں ،جس کی خاطر میں نے سب چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُنکو کوڑا سمجھتا ہوں تا کہ مسیح کو حاصل کروں ۔ اور اُس میں پایا جاوں ۔ نہ اپنی اُس راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف ہے بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف دے ایمان پر ملتی ہے ۔ اور میں اُسکو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت کو اور اُس کے ساتھ دکھوں میں شریک ہونے کو معلوم کروں اور اُسکی موت سے مشابہت پیدا کروں ۔تا کہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں ۔''
(فلپیوں 3:2۔11)۔

پولس اِسے بغیر غلطی کے واضح بناتا ہے کہ وہ یہودیت کے جھوٹے اُستادوں کے ساتھ مشترکہ طور پر کچھ نہیں رکھتا ۔صرف یہ ہے کہ اگر وہ یہودیت کی ''تمام چیزوں'' کو برطرف کرتا ہے جس سے وہ بچایا جا سکتا ہے ۔یہودی ماہرِ الٰہیات بھائیوں کی درستگی کے لیے اُن کی غلطیوں کو قیاس نہیں کرتے اور اُنہیں پیچھے کی طرف دھکیلتے ہیں ۔وہ اُنہیں کُتے اور بدکار کام کرنے والے کہتا ہے ۔اِس الزام کی بنیاد یہ ہے کہ وہ جسم پر بھروسہ رکھتے ہیں، وہ اپنی میراث اور اپنی قابلیت پر بھروسہ رکھتے ہیں، وہ اپنی ہی راستبازی پر بھروسہ رکھتے ہیں ۔

متفرق طور پر، ایماندار یسوع مسیح میں شادمان ہوتے ہیں، اس کے ختم کردہ نجات کے کام پر بھروسہ رکھتے ہیں ۔پولس یہ مانتا ہے کہ وہ تمام یہودی عہدیداروں پر ''جسمانی طور پر بھروسہ کر رہا ہے'' اُس پر تکیہ کرتے ہوئے جو وہ تھا بجائے اُس کے جو مسیح نے اُس کے لیے کیا ۔اپنی یہودی اور فریسی حالت کو شمار کرتے ہوئے، چیزوں کی فہرست بناتے ہوئے اِس پہلی صدی کی یہودیت نے نجات، ختنہ، نسب، قانون میں سرگرمی، نیک اعمال پر بھروسہ کیا ۔پولس یہ کہنا جاری رکھتا ہے کہ وہ اِن سب کو نجات حاصل کرنے کی خاطر کھونے کے لیے تیار ہے ۔وہ بیان کرتا ہے کہ یہ ناقص ہیں، اور وہ اُنہیں کوڑا کہتا ہے، یونانی لفظ ''کوڑا'' ''سکوبالون'' بنتا ہے ۔ 9۔

پولس راستبازی کی دو اقسام کے فرق کو دیکھتا ہے جس پر یہ دو مختلف مذاہب (عقائد) انحصار کرتے ہیں ۔جب وہ فریسی تھا، پولس کے پاس ''اپنی راستبازی'' تھی، جو کہ شریعتی تھی، لیکن جب وہ مسیحی بنا، اُس کے پاس اُس کی اپنی راستبازی نہیں تھی، ایک منسوب کردہ راستبازی تھی، ''راستبازی جو ایمان کے وسیلہ خداوند کی ہے'' ۔اِس اپنی راستبازی سے مسیح کی راستبازی میں داخل ہونے کی تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو حاصل کرے گا،
مُردوں میں سے جی اُٹھنا جو ابدی زندگی کے لیے ہے ۔وہ جو اپنی راستبازی پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ کھو دیتے ہیں، وہ اس نجات کو حاصل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں جو کہ صرف مسیح میں ہے ۔ایک بار پھر ہمیں پاک روح کے اپنے الفاظ اور اُن کے جو این پی پی کے ہیں کے درمیان انتخاب کرنے کی ضرورت ہے ۔کیا یہاں معاملہ دُنیا میں آنے کے لیے زندگی یا موت کا ہے، یا کیا یہ اُن نشانات کا کے امتیازات کا ہے کہ کون کس کلیسیا سے تعلق رکھتا ہے؟ کلام کی تعلیمات کے ساتھ این پی پی کے ساتھ موافقت کرنا ناممکن ہے ۔ہم پولس کے ساتھ رہیں گے اور اِن بدکار کام کرنے والوں'' کو رد کریں گے اور اُن کے یہودیت ازم کی تعلیمات کو بھی، کیونکہ ہم راستی سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں ۔

کیسے این پی پی کلام کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے جو بہت واضح طور پر اُن کے جھوٹوں کی تردید کرتی ہے؟ وہ یہاں تک کہ اپنی آنکھ نہیں جھپکتے ۔این ۔ٹی رائٹ جرات کے ساتھ فلپیوں کے اقتباس کو گھوماتا ہے:

موثر طور پر پولس کہہ رہا ہے، ''میں، اگر چہ جسم کے اعتبار سے عہد کی رکنیت پر قابض ہو رہا ہوں، اِس سے قطع نظر کہ یہ عہد کی رکنیت کسی چیز کے کارِ عظیم کے لیے ہے ۔میں نے اپنے آپ کو خالی کر دیا، مسیحا کی موت کی تعلیم دیتے ہوئے، اِسی لیے خدا نے مجھے رکنیت دی جس کا در حقیقت شمار ہوتا ہے جس میں مَیں مسیح کے جلال کو بانٹوں گا'' 10۔

سپرٹلی اِس تحریف میں کہتا ہے: رائٹ لفظ راستبازی (ڈیکایوسین) کا "عہد کی رکنیت" کے طور ترجمہ کرتا ہے، یہاں تک کہ دُنیا کی کوئی بھی ایسی یونانی لغت نہیں ہے جسے ممکنہ طور پر ڈیکایوسین کا "عہد کی رکنیت" کے طور پر معنی بیان کرتی ہوں۔" رائٹ نے جان بوجھ کر کلام کا غلط ترجمہ کیا۔

کلام کا اختیار۔

این پی پی کا انجیل پر حملہ کلام کے با اختیار ہونے پر بھی حملہ ہے۔ یہ بکثرت طور پر سینڈرز اور ڈن کی تحریروں میں واضح ہے۔ یہ الٰہیاتی طور پر آزاد خیال ہیں جو کھلے عام بیان کرتے ہیں کہ غلطی پر تھا اور اِن معاملات کے بارے الجھن کا شکار تھا جن کے ساتھ وہ برتاؤ کر رہا تھا، جیسے کہ راستباز ٹھہرائے جانے کے طور پر۔ رائٹ زیادہ عیار ہے۔ وہ اپنے آپ کو مبشرِ انجیل کے طور پر پیش کرتا ہے جس کے پاس کلام کا 'بلند نظریہ' ہے۔ لیکن اُس کا 'بلند نظریہ' بے خطا ہونے میں شامل نہیں۔ وہ اِس کا انکار کرتا ہے۔

این پی پی کے محرک کلام سے بڑھ کر اختیار رکھتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ مسیح اور پولس کی نسبت زیادہ بہتر نبی ہیں۔ اُن کے پاس اُن کی ذہنی ادراک ہے۔ این۔ ٹی۔ رائٹ کی فلپیوں کو گھمانے والی قابلِ الزام تعلیم ثابت کرتی ہے جو اُس کے ایجنڈا سے اخذ ہو رہا ہے۔ وہ ایک مخلص، شعوری نہیں ہے، یا ورنہ شرح کار تشریح کرنے والا، اور کلام کو لانے کرتا ہے۔ رائٹ اپنی الٰہیات کو جعلی دستاویز بناتا ہے۔

9۔ کیا پولس یہاں تھوڑی رمز میں مبتلا ہو رہا ہے؟ اُس کے یہاں اِن جھوٹے اُستادوں کو "کتے" کہنے کے بعد، وہ بیان کرتا ہے کہ اُن کی یہ شیخی، جس پر اُن کی نجات کی بنیاد ہے، وہ اُنہیں کتے کہنے کے لیے درست ہے۔

10۔ جو مقدس پولس رسول نے درحقیقت کہا، 124۔

نتائج۔

کیا این پی پی کا نزاع ایونجلیکل مسیحیوں کے درمیان بے لگام جھگڑا ہے؟ کیا یہ بھائیوں کے درمیان بحث مباحثہ ہے؟ بدقسمتی سے یہی عام طور پر طریقہ ہے جس طرح معاملے کو قائم کیا گیا ہے جب کبھی اِس پر بحث ہوئی۔ بہت کم نتیجہ اخذ کرنے کے خواہاں ہیں کہ یہ کوئی اور چیز ہے۔ کیا یہ سیاسی طور پر درست نہیں ہے۔ کیا یہ اچھی نہیں ہے۔ اور اگر یہاں کوئی چیز ہے جو "مسیحیت" کے ہم عصر ہونے میں نا قابلِ معافی ہے، یہ اچھا ہونے میں ناکام ہونا ہے جب بدعتوں کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ نہ ہی پُرانے عہد نامے کے انبیاء، نہ نئے عہد نامے کے رسول، نہ خود مسیح "اچھا" تھا۔ بلکہ، اُن کے خادمان مقابلہ کرنے سے موسوم تھے۔ ایلیاہ نے اخی اب کا مقابلہ کیا اور بعل کے کاہنوں کا مذاق اُڑایا۔ یاہو نے دیندار بادشاہ یہوسفط کی اخی اب کے ساتھ مصالحت کے لیے اُس کی ملامت کی اور اعلان کیا کہ، "مناسب ہے کہ تو شریروں کی مدد کرے اور خداوند کے دشمنوں سے محبت رکھے؟ اِس بات کے سبب سے خداوند کی طرف سے تجھ پر غضب ہے۔" (2 تواریخ 2:19)۔ داؤد نے خدا کے دشمنوں کا اعلان کیا، "اے خداوند، کیا میں تجھ سے عداوت رکھنے والوں کے ساتھ عداوت نہیں رکھتا اور کیا میں تیرے مخالفوں سے بیزار نہیں ہوں؟ مجھے اُن سے پوری عداوت ہے میں اُن کو اپنے دشمن سمجھتا ہوں۔ (زبور 139:21۔22)۔ مسیح نے خود اپنے دِنوں میں مذہبی راہنماؤں کا مقابلہ کیا۔ آج کے "مبشرانِ انجیل" بھیڑوں کو کپڑے پہنانے کے لیے بھیڑیوں کے ساتھ رفاقت کے لیے اپنا دایاں ہاتھ بڑھاتے ہیں اور بدعتوں کو "اچھا بھائی" شمار کرتے ہیں۔ 11۔

ہمارے سامنے بڑا سوال یہ ہے کہ، کیا یسوع مسیح کی انجیل قابلِ گفت و شنید تعلیم ہے؟ کیا کلیسیا انجیل کے بغیر وجود رکھ سکتی ہے؟ ہم چھوٹے امتیازات کے

ساتھ برتاؤ نہیں کر رہے ہیں، بلکہ اُن غلطیوں کے ساتھ جو کہ مکمل طور پر مسیحی ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

زیادہ تر سیاسی دُنیا کہتی ہے، "غداری کبھی فروغ نہیں پاتی، کیا وجہ ہے؟ اگر یہ فروغ پاتی ہے، کوئی اسے غداری نہیں کہتا۔" اِس ایسلیسالوجی میں متوازی کہاوت یہ ہوگی "بدعت کبھی فروغ نہیں پاتی، کیونکہ اگر یہ فروغ پاتی ہے، کوئی اسے بدعت کہنے کی جرات نہیں کرتا۔" کیا یہی وجہ ہے کہ ہم کبھی کسی خادم یا سیمنری کے پروفیسر کو بدعت کے ساتھ تبدیل ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ اِس کے علاوہ اُس ارتداد کو ہمارے چوگرد ہے، یہاں تک کہ ایفارمڈ کلیسیاؤں میں؟ اِسی لیے ہم کبھی کلیسیا میں جھوٹے اُستادوں کو جھوٹے اُستاد ہونے کا الزام لگاتے ہوئے نہیں سُنتے۔ پُرانا جھوٹے نبیوں کے بارے خبردار رہنے کے ساتھ بھرا پڑا ہے۔ نیا عہدنامہ جھوٹے نبیوں کے بارے خبردار رہنے کے ساتھ لبریز ہے۔ نئے عہدنامے کی ستائیس کتابوں میں سے بائیس کتابیں ایسی خبرداری کی حامل ہیں۔ کلیسیائیں الہیاتی الجھنوں، غلطیوں اور بے یقینی کے ساتھ بھری ہوئی ہیں، اب ہم اِن خبرداریوں کو کبھی کلیسیائی راہنماؤں کے ہونٹوں سے نہیں سُنتے ہیں۔ اِس کی بجائے، ہم جھوٹے اُستادوں کو "بڑے عزت دار بھائیوں" کے طور پر عزت دیتے ہیں۔ ہم اُنہیں کلیسیاؤں سے قبولیت اور عزت افزائی کو دیکھتے ہیں۔ اور ہم اُن کو دیکھتے ہیں جو ایلیاہ کی روح میں اُن کا سامنا کریں گے۔

بدعت کو یقیناً کلیسیاؤں میں فروغ پائے گی، کیونکہ کوئی اِسے بدعت نہیں کہتا۔ آئیں پولس کے الفاظ کو سُنتے ہیں، "میں یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیے تُم میں آئیں گے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آئے گا۔ اور خود تم میں ایسے آدمی اُٹھیں گے جو اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تاکہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں۔ اِس لیے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس تک رات دن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔" (اعمال 20:29۔31)۔

"کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول اور دغابازی سے کام کرنے والے ہیں اور اپنے آپ کو مسیح کے رسولوں کے ہمشکل بنا لیتے ہیں۔ اور کچھ عجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔ پس اگر اُس کے خادم بھی راستبازی کے خادموں کے ہمشکل بن جائیں تو کچھ بڑی بات نہیں لیکن اُن کا انجام اُن کے کاموں کے موافق ہوگا۔" (2 کرنتھیوں 11:13۔15)۔

11۔ میں نے حال ہی میں وائٹ اور ڈگلس ولسن کے مابین آیا کہ رومن کیتھولک مسیح میں ہمارے بھائی ہیں کے موضوع پر مباحثہ کو دیکھا، جس کے ساتھ ولسن اثباتی طور پر سامنا کر رہا ہے۔ بحث کو مزاح کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ جبکہ ولسن انجیل، مذاق اور دوستانہ برتاؤ کو تہہ و بالا کر رہا تھا۔ ڈاکٹر جان رونز نے دی ٹرینٹی ریویو میں درج کیا کہ اِن معاملات پر کنوکس سیمنری کی بزم میں مہمان نوازی کی۔ بہت سے مقررین جو ایک طرف تھے انہوں نے بیان کرنے کے طور پر ایمان کو قائم رکھتے ہوئے بھائیوں کے لیے اپنی محبت اور احترام کو اپنے طریقے سے بیان کیا، جو اسے تہس نہس کر رہے تھے۔ شکرگزاری کے طور پر، ریفارمرز نے سچائی کی فضیلت کی کی بائبلی حالت کو قبضہ میں رکھا، یا لوتھر ڈاکٹر۔ ایک کے لیے اپنے احترام اور پوپ لیو ایکس کے لیے اپنی محبت کی گھنٹی کو اب بھی ہمارے کانوں بجائیں گے۔